

چھوٹے امام: حضرت زین العابدین علیہ السلام

<?xml encoding="UTF-8">

آپ کے دومشہور لقب ہیں ”سجاد“ اور ”زین العابدین“، آپ کی ولادت باسعادت مدینہ منورہ میں سن اڑتیس ہجری کو ہوئی، آپ کا اس وقت بچپن تھا جس وقت آپ کے جد امیر المومنین علیہ السلام پر مصائب پڑے اور آپ کے چچا امام حسن علیہ السلام کے ساتھ سازش کی گئی جس کے بعد آپ کو معاویہ سے صلح کرنا پڑی، (جیسا کہ اشارہ گذر چکا ہے)

اور جس وقت واقعہ کربلا نمودار ہوا اس وقت آپ کی جوانی کا عالم تھا آپ تمام مصائب کربلا میں شریک تھے یہاں تک کہ آپ کو اسیر کر کے شام لے جایا گیا لیکن آپ اور آپ کی پھوپھی جناب زینب سلام اللہ علیہا نے یزید کے مقصد کو ناکام بنادیا کیونکہ یزید لوگوں کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ ایک خارجی نے حکومت وقت پر خروج کیا تھا لہذا اس کے ساتھ یہ سب کچھ کیا گیا (لیکن جناب سید سجاد اور جناب زینب (سلام اللہ علیہما) کے خطبوں کی وجہ سے یزید کا سارا ہدف کافور ہو گیا، چنانچہ امام علیہ السلام کی زندگی میں واقعہ کربلا کے بعد جب مدینہ والوں نے یزیدی ظلم وجور کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو ”واقعہ حرہ“ پیش آیا جس میں یزید نے اپنی فوج کے لئے اہل مدینہ کے مال ودولت اور ناموس کو حلال کردیا تھا اور انہوں نے ظلم وبربریت کا وہ دردناک کھیل کھیلا کہ تاریخ شرمندہ ہے، اس واقعہ میں مروان بن حکم جیسے آپ کے دشمن کو بھی سوائے آپ کے در دولت کے علاوہ کہیں پناہ نہ ملی۔ [1]

اور ان لوگوں کو اس وجہ سے امام علیہ السلام نے اپنے گھر میں پناہ دی تھی تاکہ تاریخ اور لوگوں کے لئے ایک عظیم درس مل جائے کہ الہی امام کا کردار کیسا ہوتا ہے۔ امام علیہ السلام نے حکومت وقت کے ظلم اور اہل بیت علیہم السلام کی مظلومیت کو اپنی دعاؤں میں بیان کرنا شروع کیا اور یہ دعائیں لوگوں کو تعلیم دینا شروع کیں، چنانچہ امام علیہ السلام کی یہ دعائیں مومنین میں رائج ہوتی چلیں گئیں ان دعاؤں میں حاکم وقت کی حقیقت اور اس کے ظلم وجور کی طرف اشارہ کیا گیا تھا اور لوگوں کے ذہن کو ان سازشوں کی طرف متوجہ کیا کہ حکومت وقت تعلیمات دین کو ختم کرنا چاہتی ہے اور مقام اولیاء اللہ واصفیاء اللہ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے نیز حلال وحرام میں تحریف کرنا چاہتی ہے اور سنت رسول کو نابود کرنا چاہتی ہے۔ [2]

چنانچہ امام علیہ السلام نے ان سخت حالات کا مقابلہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ کیا، امام (ع) کی ان دعاؤں کے مجموعہ کو ”صحیفہ سجادیہ“ کہا جاتا ہے امام کی یہ عظیم میراث ہمارے بلکہ ہر زمانہ کے لئے حقیقت کو واضح کردیتی ہے، یہ عظیم کتاب مختلف تراجم کے ساتھ سیکڑوں بار چھپ چکی ہے۔

امام علیہ السلام کی عظیم میراث میں سے ”حقوق“ نامی رسالہ بھی ہے جس میں تمام خاص وعام حقوق بیان کئے گئے ہیں جس کے مطالعہ کے بعد معلوم ہو جاتا ہے کہ عوام الناس کے حقوق کیا ہیں اور خدا کے حقوق کیا ہیں انسان کو اپنے اعضاء وجوارح پر کیا حق ہے اور کیا حق نہیں ہے، چنانچہ یہ رسالہ بھی متعدد بار طبع ہو چکا ہے۔ امام سجاد علیہ السلام کی شہادت ۹۵ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ کو ”جنت البقیع“ میں دفن کیا گیا۔ [3]

[2] صحیفہ سجادیہ کے درج ذیل صفحات پر رجوع فرمائیں: ص ۲۵، ۳۸، ۵۶، ۸۲، ۱۰۷، ۱۶۹، ۱۹۶، ۲۳۶، ۲۶۱، ۲۶۲، ۳۰۴، اور ص ۳۰۸۔

[3] تاریخ ولادت وشہادت نقل از کتاب ”الارشاد“ شیخ مفید ص ۲۷۰۔